112112-نكاح كے الفاظ بولتے وقت دوسرے گواہ كا موجود نہ ہونا

سوال

میری شادی ہو چكی ہے، لیكن مجھے یہ چیز پریشان كیے ہوئے ہے كہ میرا عقد نكاح سوریا كی عدالت میں ہوا جب میں نے نكاح خوان كے متعلق دریافت كیا تو مجھے علم ہوا كہ وہ ہے تو مسلمان لیكن اس نے داڑھی منڈوا ركھی تھی اور جب عقد نكاح ہوا تو وہاں ایك گواہ موجود تھا جو كہ میرے چچا تھے جنہوں كے عقد نكاح كے الفاظ كی گواہی دی.
دوسرا گواہ ایك مسلمان وكیل تھا جو نكاح كے بعد آیا اور دستخط كر كے چلا گیا نكاح كے وقت موجود نہ تھا تو كیا اس شكل میں كیا گیا نكاح صحیح ہے یا كہ گواہ كو نكاح كے الفاظ كی ادائیگی كے وقت موجود ہونا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

نكاح میں گواہی كا مطلب یہ ہے كہ عقد نكاح ہونے پر گواہی دی جائے، یعنی عورت كے ولی یا اس كے قائم مقام وكیل كی جانب سے ایجاب اور خاوند یا اس كے وكیل كی جانب سے قبول كی سماعت ہو.

اور اگر ایجاب و قبول تحریر كیا گیا ہو اور وہاں كوئی گونگا شخص ہو جو بول نہیں سكتا تو وہ اثنائے عقد نكاح لكھے گئے پر گواہی دے تو اس كی گواہی صحیح ہوگی؛ كیونكہ اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے :

.{مگر جو حق كی گواہی دے اور وہ جانتے ہوں}.

اس لیے جب گواہ كو علم ہو جائے تو كافی ہے.

دیكھیں : الشرح الممتع (162/5).

بعض اہل علم كہتے ہیں كہ اگر نكاح مشہور ہو جائے اور اعلان كر دیا گیا ہو اور لوگ اسے جانتے ہوں تو نكاح كی مخصوص گواہی سے كافی ہو جائیگا اور گواہی كی ضرورت نہیں رہے گی؛ گواہی سے زیادہ قوی ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ كہتے ہیں :

"بعض علماء كرام كا كہنا ہے : نكاح میں گواہ یا پھر اعلان شرط ہے، یعنی نكاح كا اظہار اور تبیان ہونا ضروری ہے، اور جب نكاح كا اعلان ہو جائے اور لوگ جان جائیں تو یہ كافی ہوگا؛ كیونكہ یہ زیادہ واضح ہے تا كہ زنا كا اشتباہ نہ رہے.

نكاح میں گواہ نہ بنانے میں محظور یہ ہے كہ ہو سكتا ہے وہ كسی عورت سے زنا كرے اور اس سے حمل ٹھر جائے تو وہ یہ دعوی كر دے كہ اس نے تو شادی كی ہے حالانكہ حقیقت میں ایسا نہیں تھا، اس لیے یہاں گواہی كی شرط ركھی گئی ہے.

لیكن اگر نكاح كا اعلان ہو جائے اور لوگوں كو علم ہو كہ اس كا نكاح ہوا ہے تو بالاولی اس محظور كی نفی ہو جاتی ہے؛ كیونكہ یہ چیز گواہی سے زیادہ بلیغ ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ نے بھی یہی اختیار كیا ہے، وہ نكاح میں یا تو گواہی یا پھر اعلان كی شرط ركھتے ہیں.

بلکہ شیخ الاسلام رحمہ اللہ کہتے ہیں : نکاح کے اعلان کے بغیر گواہی کے ہوتے ہوئے نکاح صحیح ہونے میں نظر ہے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کے اعلان کا حکم دیتے ہوئے فرمایا :

"نکاح کا اعلان کرو"

اور اس لیے بھی خفیہ نکاح کرنے سے بہت ساری خرابیوں کا خدشہ ہے چاہے اس خفیہ نکاح میں گواہ بھی ہوں؛ کیونکہ ممکن ہے "اللہ کی پناہ "کوئی شخص کسی عورت سے زنا کر کے کہے میں نے تو اس سے شادی کر رکھی ہے، اور پھر اس کے جھوٹے گواہ بھی پیش کر دے " انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (160/5).

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ عقد نکاح پر صرف گواہ بنانے سے اعلان نکاح زیادہ قوی ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے گواہی اور اعلان کے مسئلہ کی تلخیص ان الفاظ میں کی ہے :

"بلاشک وشبہ نکاح کا اعلان کرنے سے عقد نکاح صحیح ہوگا چاہے اس پر گواہ نہ بھی بنائے گئے ہوں، لیکن نکاح پر گواہ بنائے گئے ہوں اور نکاح کو خفیہ اور چھپا کر رکھا گیا ہو تو یہ محل نظر ہے، اور اگر اعلان نکاح اور گواہی دونوں جمع ہو جائیں تو اس کے صحیح ہونے میں کوئی نزاع واختلاف نہیں.

اور جب نہ تو گواہی ہو اور نہ ہی اعلان نکاح تو عام علماء کرام کے ہاں یہ نکاح باطل ہے، اگر اس میں اختلاف بھی فرض کیا جائے تو یہ بہت قلیل ہے " انتہی

دیکھیں : الاختیارات (177).

شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا یہ کہنا کہ :

"بلاشک وشبہ اعلان نکاح کی بنا پر نکاح صحیح ہوگا چاہے اس پر گواہ نہ بھی بنائے گئے ہوں"

اس سے یہ فائدہ ملتا ہے کہ آپ نے جو کچھ سوال میں بیان کیا ہے اس کی بنا پر پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں، اور اگر بالفرض گواہی کو صحیح تسلیم نہ بھی کیا جائے تو ان شاء اللہ اعلان نکاح ہی کافی ہے.

یہاں ایک چیز پر متنبہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ گواہ وہی نہیں ہوتا جو عقد نکاح پر دستخط کرے، بلکہ عقد نکاح کے وقت جو شخص بھی وہاں موجود ہو چاہے وہ کاتب ہے یا پھر کوئی رشتہ دار یا نکاح خواں وغیرہ اگر وہ گواہی کے قابل ہوں تو وہ سب گواہ ہونگے.

واللہ اعلم.